کو بالکل بدل دیا۔ اس کے علاوہ ذاتی اور شخصی زندگی میں جنرل ضیاء الحق ایک کٹر مذہبی اور دیندار شخص ہیں، اس کا اعتراف ہر مخالف اور موافق بھی کرتا ہے، اس بنار پر عوام کے لیے جنرل ضیاء الحق کے حق میں ووٹ دینا ذرا دشوار نہ تھا، لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ ملک میں اب بھی استحکام پیدا نہیں ہوگا اور جو مخالف طاقتیں ہیں وہ اب بھی اپنا کام کرتی رہیں گی۔ اس کے حل کی صورت میں بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ آئندہ جنرل الیکشن جو مارچ ۱۹۸۵ء میں ہونے والے ہیں ان کو جمہوریت کے اصول پر کرایا جائے اور اس میں کسی قسم کی کوئی دھاندلی نہ دکھائی جائے۔

ہندوستان میں پارلیمنٹ کا الیکشن بڑے زور و شور سے ہوا اور اندرا کانگریس نے ۵۱۰ ممبروں کے ہاؤس میں ۴۰۰ سے اوپر نشستوں پر قبضہ کرکے پارلیمنٹ کے اب تک کا ریکارڈ توڑ دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ سوائے اندرا کانگریس کے مخالف پارٹیوں میں سے کوئی ایک آل انڈیا پارٹی بھی ایسی نہیں ہے جس پر عوام اعتماد کرسکیں۔ ان لوگوں کے سامنے نہ کوئی نصب العین ہے اور نہ ان لوگوں نے بے غرض خدمتِ ملک و قوم کا کوئی عملی ثبوت دیا ہے اور تھوڑا بہت ان پر رہا سہا جو اعتماد ہوسکتا تھا وہ جنتا دور کے قیام اور دو سال کے بعد ہی اس کے زوال سے ختم ہوگیا۔ اس کے بعد بھی ان لوگوں کو ہوش نہیں آیا اور ان میں آپس میں جو اختلافات تھے وہ برابر بڑھتے ہی رہے۔ اس کے بعد وہ اندرا گاندھی کے نہایت سفاکانہ قتل نے ملک و قوم کی آنکھیں کھول دیں، وہ سمجھ گئے کہ انتشار پسند طاقتوں کی جڑیں کتنی گہری ہیں اور وہ ملک کی سالمیت کے لیے کس درجہ خطرناک ہیں، اس لیے انھوں نے پورے عزم و قوت سے فیصلہ کرلیا کہ ان انتشار پسند طاقتوں کو کچلنے کے لیے ضروری ہے کہ اندرا کانگریس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا جائے، چنانچہ یہی ہوا۔ راجیو گاندھی نے وزیر اعظم بننے